چالیس احادیث شفاعت

از

اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیشکش : الرضا پبلیکیشن ۳۷ میمن واڑہ روڈ، ممبئی ۳

شائع کردہ رضا اکیڈمی ۵۲ ڈونگاڈا اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

اسماع الاربعین
فی
شفاعتِ سید المحبوبین
(چالیس احادیثِ شفاعت)

تصنیف
اعلیحضرت امام اہلِ سنت مجدد دین وملت
مولانا شاہ احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رضا اکیڈمی
۵۲ رڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹
فیکس: ۶۶۶۵۹۲۳۶ فون: ۶۶۳۴۲۱۵۶-۰۲۲

Scanned with OKEN Scanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شفیع ہونا کس حدیث سے ثابت ہے۔ بینوا توجروا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب

الحمد للہ البصیر السمیع والصلوٰۃ والسلام علی البشیر الشفیع وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ کل مساء وسطیع۔

سبحان اللہ! ایسے سوال سن کر کتنا تعجب آتا ہے کہ مسلمان و مدعیانِ سنّیت اور ایسے واضح عقائد میں تشکیک کی آفت، یہ بھی قربِ قیامت کی ایک علامت ہے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احادیثِ شفاعت بھی ایسی چیز ہیں جو کسی طرح چھپ سکیں؟ بیسیوں صحابہ، صدہا تابعین، ہزارہا محدثین ان کے راوی، حدیث کی ہر گونہ کتابیں صحاح، سنن، مسانید، معاجیم، جوامع، مصنّفات، اُن سے مالا مال، اہلِ سنّت کا ہر متنفّس، یہاں تک کہ زنان و اطفال بلکہ دہقانی جُہّال بھی اِس عقیدے سے آگاہ، خدا کا دیدار، محمد کی شفاعت ایک ایک بچے کی زباں پر جاری، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وبارک وشرف ومجد وکرم۔

فقیر غفر اللہ تعالےٰ لہٗ نے رسالہ "سمع وطاعۃ لاحادیث الشفاعۃ" میں بہت کثرت سے ان احادیث کی جمع وتلخیص کی، بہ نہایت اجمال صرف چالیس حدیثوں کی طرف اشارت اور ان سے پہلے چند آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت کرتا ہوں۔

آیتِ اولیٰ : قال اللہ تعالےٰ :

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا [1]

"قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقامِ محمود میں بھیجے"۔

حدیث شریف میں ہے، حضور شفیع المذنبین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی، مقامِ محمود کیا چیز ہے؟ فرمایا :

هو الشفاعة [2] وہ شفاعت ہے۔

آیتِ ثانیہ : قال اللہ تعالےٰ :

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى [3]

"اور قریب تر ہے تجھے تیرا رب اتنا دیگا کہ تو راضی ہو جائیگا"۔

دیلمی مسند الفردوس میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ سے راوی، جب یہ آیت اُتری، حضور شفیع المذنبین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

اِذَنْ لَّا اَرْضٰى وَاحِدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ فِي النَّارِ [4]

---

[1] القرآن ۱۷/۷۹

[2] ترمذی، امام : جامع ترمذی نور محمد کراچی ۱۶۴/۲

۹۳/۵

[3] فخر الدین الرازی، امام : تفسیر کبیر مطبوعہ مصر ۲۱۳/۳۱

"یعنی جب اللہ تعالےٰ مجھ سے راضی کر دینے کا وعدہ فرماتا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا، اگر میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہا"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ۔

طبرانی، معجم، اوسط اور بزاز، مسند الفردوس میں جناب مولی المسلمین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی، حضور شفیع المذنبین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَشْفَعُ لِاُمَّتِیْ حَتّٰی یُنَادِیَنِیْ رَبِّیْ اَرَضِیْتَ یَا مُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ اَیْ رَبِّ رَضِیْتُ [1]

"میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب پکارے گا اے محمد تو راضی ہوا میں عرض کروں گا، اے رب میرے میں راضی ہوا"

آیت ثالثہ: قال اللہ تعالےٰ:

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ [2]

اس آیت میں اللہ تعالےٰ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو حکم دیتا ہے کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہ مجھ سے بخشواؤ اور شفاعت کا ہے کا نام ہے؟

آیت رابعہ: قال اللہ تعالےٰ:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا [3]

---

[1] عبدالرحمٰن السیوطی، امام: الدر المنثور فی التفسیر الماثور قم ایران ۳۶۱/۶

[2] القرآن: ۱۹/۴۷

[3] القرآن: ۶۴/۴

" اور اگر وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں، تیرے پاس حاضر ہوں، پھر خدا سے استغفار کریں اور رسول ان کی بخشش مانگے تو بے شک اللہ تعالےٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں "

اِس آیت میں مسلمانوں کو ارشاد فرماتا ہے کہ گناہ کر کے اُس نبی کی سرکار میں حاضر ہو اور اُس سے درخواست شفاعت کرو، محبوب تمہاری شفاعت فرمائے گا تو ہم یقیناً تمہارے گناہ بخش دیں گے۔

آیتِ خامسہ: قال اللہ تعالےٰ :

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ [1]

" جب ان منافقوں سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہاری مغفرت مانگیں تو اپنے سر پھیر لیتے ہیں "

اِس آیت میں منافقوں کا حال بد مآل ارشاد ہوا کہ وہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے شفاعت نہیں چاہتے، پھر جو آج نہیں چاہتے وہ کل نہ پائیں گے اور جو کل نہ پائیں گے وہ کل نہ پائیں گے، اللہ دنیا و آخرت میں ان کی شفاعت سے بہرہ مند فرماتے ؎

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے
منکر آج ان سے اِلتجا نہ کرے

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ شفیع المذنبین وآلہٖ وصحبہٖ وحزبہٖ اجمعین۔

---

[1] القرآن : ۵/۶۳

الاحادیث

شفاعتِ کبریٰ کی حدیثیں جن میں صاف صریح ارشاد ہوا کہ عرصاتِ محشر میں وہ طویل دن ہوگا کہ کاٹے نہ کٹے اور سروں پر آفتاب اور دوزخ نزدیک۔ اس دن سورج میں دس برس کامل کی گرمی جمع کریں گے اور سروں سے کچھ ہی فاصلہ پر لاکر رکھیں گے، پیاس کی وہ شدّت کہ خدا نہ دکھائے، گرمی وہ قیامت کہ اللہ بچائے، بانسوں پسینہ زمین میں جذب ہوکر اوپر چڑھے گا یہاں تک کہ گلے گلے سے بھی اونچا ہوگا، جہاز چھوڑیں تو بہنے لگیں، لوگ اِس میں غوطے کھائیں گے، گھبرا گھبرا کر دِل حلق تک آجائیں گے۔

لوگ اِن عظیم آفتوں میں جان سے تنگ آکر شفیع کی تلاش میں جابجا پھریں گے، آدم و نوح، خلیل و کلیم و مسیح علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس حاضر ہوکر جواب صاف سنیں گے، سب انبیاء فرمائیں گے ہمارا یہ مرتبہ نہیں، ہم اِس لائق نہیں، ہم سے یہ کام نہ نکلے گا، نفسی نفسی! تم اور کسی کے پاس جاؤ یہاں تک کہ سب کے بعد حضور پرنور خاتم النبیین، سیّد الاولین والآخرین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اَنَا لَہَا اَنَا لَہَا فرمائیں گے یعنی میں ہوں شفاعت کیلئے میں ہوں شفاعت کے لئے۔

پھر اپنے ربِ کریم جلّ جلالہ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر سجدہ کریں گے، ان کا رب تبارک و تعالےٰ ارشاد فرمائے گا:

یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَکَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَہْ

وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ [1]

"اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا ہوگا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہے"۔

یہی مقامِ محمود ہوگا جہاں تمام اوّلین و آخرین میں حضور کی تعریف وحمد و ثنا کا غُل پڑ جائے گا اور موافق و مخالف سب پر کھل جائے گا۔

بارگاہِ الٰہی میں جو وجاہت ہمارے آقا کی ہے، کسی کی نہیں اور ملک عظیم جلّ جلالہٗ کے یہاں جو عظمت ہمارے مولےٰ کے لئے ہے، کسی کے لئے نہیں والحمد للہ رب العلمین۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ اپنی حکمتِ کاملہ کے مطابق لوگوں کے دلوں میں ڈالے گا کہ پہلے اور انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے پاس جائیں اور وہاں سے محروم پھر کر ان کی خدمت میں حاضر آئیں تاکہ سب جان لیں کہ منصبِ شفاعت اسی سرکار کا خاصہ ہے، دوسرے کی مجال نہیں کہ اس کا دروازہ کھول سکے، والحمد للہ رب العالمین۔

یہ حدیثیں صحیح بخاری و صحیح مسلم تمام کتابوں میں مذکور اور اہلِ اسلام میں معروف و مشہور ہیں، ذکر کی حاجت نہیں کہ بہت طویل ہیں، شک لانے والا اگر دو حرف بھی پڑھا ہو تو مشکوٰۃ شریف کا اردو میں ترجمہ منگا کر دیکھ لے یا کسی مسلمان سے کہے کہ پڑھ کر سنا دے اور انہیں حدیثوں کے آخر میں یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ شفاعت کرنے کے بعد حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم بخشِ گناہگاران کے لئے بار بار

---

[1] ا۔ محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام : صحیح بخاری — نور محمد کراچی — ۱۱۱۹/۲

ب۔ محمد بن یزید ابن ماجہ، امام : سنن ابن ماجہ — قدیمی کتب خانہ، کراچی — ص ۳۲۰

ج۔ علی بن ابی بکر الہیثمی : مجمع الزوائد — بیروت — ۳۷۳/۱۰

شفاعت فرمائیں گے اور ہر دفعہ اللہ تعالےٰ وہی کلمات فرمائے گا اور حضور ہر مرتبہ بے شمار بندگانِ خدا کو نجات بخشیں گے۔

میں اِن مشہور حدیثوں کے سوا ایک اربعین یعنی چالیس حدیثیں اور لکھتا ہوں جو گوشِ عوام تک کم پہنچی ہوں، جن سے مسلمانوں کا ایمان ترقی پائے، منکر کا دل آتشِ غیظ میں جل جائے بالخصوص جن سے اس ناپاک تحریف کا رد شریف ہو، جو بعض بد دینوں، خدا ناترسوں، ناحق کوشوں، باطل کیشوں نے معنیٰ شفاعت میں کیں اور انکارِ شفاعت کے چہرۂ نجس چھپانے کو ایک جھوٹی صورت نام کی شفاعت دِل سے گھڑی۔

ان حدیثوں سے واضح ہوگا کہ ہمارے آقائے اعظم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم شفاعت کے لئے متعین ہیں، انہیں کی سرکار بیکس پناہ ہے، انہیں کے در سے بے یاروں کا نباہ ہے نہ جس طرح ایک بدمذہب کہتا ہے کہ جس کو چاہے گا، اپنے حکم سے شفیع بنا دیگا۔ یہ حدیثیں ظاہر کریں گی کہ ہمیں خدا و رسول نے کان کھول کر شفیع کا پیارا نام بتا دیا اور صاف فرمایا کہ وہ محمد رسول اللہ ہیں (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) نہ یہ کہ بات گول رکھی ہو جیسے ایک بدبخت کہتا ہے کہ اسی کے اختیار پر چھوڑ دیجئے، جس کو وہ چاہے ہمارا شفیع کر دے۔ یہ حدیثیں مژدۂ جانفزا دیں گی کہ حضور کی شفاعت نہ اس کے لئے ہے جس سے اتفاقاً گناہ ہوگیا ہو اور وہ اس پر ہر وقت نادم و پریشان و ترساں و لرزاں ہے جس طرح ایک دزدِ باطن کہتا ہے کہ چور پر تو چوری ثابت ہوگئی مگر وہ ہمیشہ کا چور نہیں اور چوری کو اس نے کچھ اپنا پیشہ نہیں ٹھہرایا مگر نفس کی شامت سے قصور ہوگیا سو اس پر شرمندہ ہے اور رات دن ڈرتا ہے، نہیں نہیں ان کے رب کی قسم جس نے انہیں شفیع المذنبین کیا، ان کی شفاعت ہم جیسے روسیاہوں، پُرگناہوں، سیہ کاروں، ستم گاروں کے لئے ہے جن کا بال بال گناہ میں بندھا ہے جن کے نام سے گناہ بھی ننگ و عار رکھتا ہے ع

ترسم آلودہ شود دامنِ عصیاں از من

وحسبنا اللہ تعالیٰ ونعم الوکیل والصلوٰۃ والسلام علی الشفیع الجمیل وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ بالوف التبجیل والحمد للہ رب العلمین۔

حدیث ۱ و ۲ : امام احمد بسند صحیح اپنی مسند میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے اور ابن ماجہ حضرت ابو موسےٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

خُیِّرْتُ بَیْنَ الشَّفَاعَۃِ وَبَیْنَ اَنْ یَّدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِیَ الْجَنَّۃَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَۃَ لِاَنَّھَا اَعَمُّ وَاَکْفٰی اَتَرَوْنَھَا لِلْمُتَّقِیْنَ لَا وَلٰکِنَّھَا لِلْمُذْنِبِیْنَ الْخَطَّائِیْنَ الْمُتْلَوِّثِیْنَ[1]

" اللہ تعالےٰ نے مجھے اختیار دیا کہ یا تو شفاعت لو یا یہ کہ تمہاری آدھی امت جنت میں جائے، میں نے شفاعت لی کہ وہ زیادہ تمام اور زیادہ کام آنیوالی ہے۔ کیا تم یہ سمجھ لئے ہو کہ میری شفاعت پاکیزہ مسلمانوں کے لئے ہے؟ نہیں بلکہ وہ ان گناہگاروں کے واسطے ہے جو گناہوں میں آلودہ اور سخت خطاکار ہیں "

اللھم صل وسلم وبارک علیہ والحمد للہ رب العلمین۔

حدیث ۳ : ابن عدی حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

شَفَاعَتِیْ لِلْھَالِکِیْنَ مِنْ اُمَّتِیْ[2]

---

[1] محمد بن یزید ابن ماجہ ، امام : سنن ابن ماجہ ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی . ص ۳۲۹

[2] علی بن ابی بکر الہیثمی : مجمع الزوائد بیروت ۳۷۸/۱۰

"میری شفاعت میرے ان امتیوں کے لئے ہے جنہیں گناہوں نے ہلاک کر ڈالا"

حق ہے اے شفیع میرے، میں قربان تیرے، صلے اللہ علیک۔

حدیث ۴ تا ۸ : حضرتِ ابوداؤد و ترمذی و ابنِ حبّان و حاکم و بیہقی باافادۂ تصحیح حضرتِ انس بن مالک اور ترمذی، ابنِ ماجہ، ابنِ حبان و حاکم حضرتِ جابر بن عبداللہ اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس اور خطیبِ بغدادی حضرت عبداللہ ابن عمر فاروق و حضرتِ کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ [1]

"میری شفاعت میری امّت میں ان کے لئے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں"

صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم والحمد للہ رب العلمین۔

حدیث ۹ : ابوبکر احمد بن علی بغدادی حضرتِ ابودرداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الذُّنُوْبِ مِنْ اُمَّتِیْ [2]

"میری شفاعت میرے گنہگار امّتیوں کے لئے ہے"

ابودرداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کی وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ "اگرچہ زانی ہو اگرچہ چور ہو" فرمایا : وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِی الدَّرْدَاءِ [3]

---

[1] د۔ محمد بن یزید ابن ماجہ، امام : سنن ابن ماجہ — ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی ص ۳۲۹

ب۔ ابوعبداللہ الحاکم، امام : المستدرک — بیروت ۶۹/۱

[2] عبدالرحمٰن سیوطی، امام : الجامع الصغیر مع فیض القدیر — بیروت ۱۶۳/۴

"اگرچہ زانی ہو اگرچہ چور ہو برخلاف خواہش ابو دردار کے"

حدیث ۱۰ و ۱۱ : طبرانی و بیہقی حضرتِ بریدہ اور طبرانی معجم اوسط میں حضرتِ انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اَنْ اَشْفَعَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِاَکْثَرَ مِمَّا عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ مِنْ شَجَرٍ وَّحَجَرٍ وَّ مَدَرٍ۔

"یعنی روئے زمین پر جتنے پیڑ پتھر ڈھیلے ہیں، مَیں قیامت میں ان سب سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت فرماؤں گا"

حدیث ۱۲ : بخاری، مسلم، حاکم، بیہقی حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی واللفظ لھٰذین حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

شَفَاعَتِیْ لِمَنْ شَھِدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصًا یُصَدِّقُ قَلْبُہٗ لِسَانَہٗ۔

"میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لئے ہے، جو سچے دل سے کلمہ پڑھے کہ زبان کی تصدیق دِل کرتا ہو"

حدیث ۱۳ : احمد طبرانی و بزار حضرتِ معاذ بن جبل و حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اِنَّھَا اَوْسَعُ لَھُمْ وَھِیَ لِمَنْ مَّاتَ وَلَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا۔

لہ ابی عبداللہ الحاکم، امام : المستدرک (بیروت) ۱/۷۰

"شفاعت میں امت کے لئے زیادہ وسعت ہے کہ وہ ہر شخص کے واسطے ہے جس کا خاتمہ ایمان پر ہو"

حدیث ۱۴: طبرانی، معجم، اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اٰتِیْ جَهَنَّمَ فَاَضْرِبُ بَابَهَا فَیُفْتَحُ لِیْ فَاَدْخُلُهَا فَاَحْمَدُ اللّٰهَ مَحَامِدَ مَا حَمِدَهٗ اَحَدٌ قَبْلِیْ مِثْلَهَا وَلَا یَحْمَدُهٗ اَحَدٌ بَعْدِیْ ثُمَّ اُخْرِجُ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا[1]

"میں جہنم کا دروازہ کھلوا کر تشریف لے جاؤں گا وہاں خدا کی تعریفیں کروں گا، ایسی نہ مجھ سے پہلے کسی نے کیں نہ میرے بعد کوئی کرے پھر دوزخ سے ہر اس شخص کو نکال لوں گا جس نے خالص دل سے لا الٰہ الا اللہ کہا"

حدیث ۱۵: حاکم بافادۂ تصحیح اور طبرانی و بیہقی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

یُوْضَعُ لِلْاَنْبِیَاءِ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ فَیَجْلِسُوْنَ عَلَیْهَا وَیَبْقٰی مِنْبَرِیْ لَا اَجْلِسُ عَلَیْهِ اَوْلَا اَقْعُدُ عَلَیْهِ قَائِمًا بَیْنَ یَدَیْ رَبِّیْ مَخَافَةَ اَنْ یُّبْعَثَ بِیْ اِلَی الْجَنَّةِ وَیَبْقٰی اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یَا مُحَمَّدُ مَا تُرِیْدُ اَنْ اَصْنَعَ بِاُمَّتِكَ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ عَجِّلْ حِسَابَهُمْ فَمَا زَالَ اَشْفَعُ حَتّٰی اُعْطٰی صَكَاكًا بِرِجَالٍ قَدْ

---

[1] علی بن ابی بکر الہیثمی، امام: مجمع الزوائد بیروت ۳۷۹/۱۰

بُعِثَ بِهِمْ اِلَی النَّارِ حَتّٰی اِنَّ مَالِکًا خَازِنَ النَّارِ لَیَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ مَا تَرَکْتَ لَہ

"انبیاء کے لئے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے، وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا منبر باقی رہے گا کہ میں اس پر جلوس نہ فرماؤں گا بلکہ اپنے رب کے حضور سر و قد کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت میرے بعد رہ جائے۔ پھر عرض کروں گا اے رب میرے! میری امت، میری امت۔ اللہ تعالےٰ فرمائے گا اے محمد! تیری کیا مرضی ہے، میں تیری امت کے ساتھ کیا کروں؟ عرض کروں گا اے رب میرے! ان کا حساب جلد فرما دے۔ پس میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے اُن کی رہائی کی چٹھیاں ملیں گی جنہیں دوزخ بھیج چکے تھے یہاں تک کہ مالک داروغۂ دوزخ عرض کریگا اے محمد! آپ نے اپنی امت میں رب کا غضب نام کو نہ چھوڑا۔"

اللّٰھم صلّ و بارک علیہ والحمد للہ رب العٰلمین۔

۱۶ تا ۲۱ **حدیث ۱۶:** بخاری و مسلم و نسائی حضرتِ جابر بن عبداللہ اور احمد بسندِ حسن اور بخاری تاریخ میں اور بزار اور طبرانی و بیہقی و ابو نعیم حضرتِ عبداللہ بن عباس اور احمد بسندِ حسن و بزار بسندِ جیّد و دارمی و ابن شیبہ و ابو یعلیٰ و ابو نعیم و بیہقی حضرتِ ابوذر اور طبرانی معجم اوسط میں بسند حضرتِ ابوسعید خدری اور کبیر میں حضرت سائب ابن یزید اور احمد باسنادِ حسن اور ابن ابی شیبہ و طبرانی حضرتِ ابوموسےٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے راوی:

لہ ا۔ ابوعبداللہ الحاکم، امام: المستدرک بیروت ۶۵/۱

ب۔ علی بن ابوبکر الہیثمی، امام: مجمع الزوائد بیروت ۳۸۰/۱۰

وَاللَّفْظُ لِجَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُعْطِیْتُ مَا لَمْ یُعْطَ اَحَدٌ قَبْلِیْ اِلٰی قَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ۔

اِن چھوں حدیثوں میں یہ بیان ہوا ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں شفیع مقرر کر دیا گیا اور شفاعت خاص مجھی کو عطا ہوگی۔ میرے سوا کسی نبی کو یہ منصب نہ ملا۔

حدیث ۲۲ و ۲۳: ابن عباس و ابو سعید و ابو موسےٰ سے انہیں حدیثوں میں وہ مضمون بھی ہے جو احمد و بخاری و مسلم نے انس اور شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کیا (رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین) کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃً قَدْ دَعَا بِہَا فِیْ اُمَّتِہٖ وَاسْتُجِیْبَ لَہٗ وَھٰذَا اللَّفْظُ لِاَنَسٍ وَلَفْظُ اَبِیْ سَعِیْدٍ لَیْسَ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اُعْطِیَ دَعْوَۃً فَتَعَجَّلَھَا (ولفظ ابن عباس) لَمْ یَبْقَ نَبِیٌّ اِلَّا اُعْطِیَ لَہٗ رَجَعْنَا اِلٰی لَفْظِ اَنَسٍ وَاَلْفَاظُ الْبَاقِیْنَ کَمِثْلِہٖ مَعْنًی قَالَ وَاِنِّیْ اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَۃً لِاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (زاد ابو موسٰی) جَعَلْتُھَا لِمَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا[1]

"یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اگرچہ ہزاروں دعائیں قبول ہوتی ہیں مگر

---

[1] ا۔ مسلم بن حجاج، امام: صحیح مسلم، اسلام آباد، ۱/۱۱۲
ب۔ محمد بن اسمٰعیل بخاری، امام: صحیح بخاری، اسلام آباد، ۲/۹۳۲
ج۔ علی بن ابی بکر الہیثمی، امام: مجمع الزوائد، بیروت، ۱۰/۳۶۱

ایک دعا انہیں خاص جناب باری تبارک وتعالٰے سے ملتی ہے کہ جو چاہو مانگ لو، بے شک دیا جائے گا، تمام انبیاء آدم سے عیسٰے تک (علیہم الصلوٰۃ والسلام) سب اپنی اپنی وہ دعاء دنیا میں کر چکے اور میں نے آخرت کے لئے اٹھا رکھی، وہ میری شفاعت ہے، میری امت کے لئے قیامت کے دن میں نے اسے اپنی ساری امت کے لئے رکھا ہے جو ایمان پر دنیا سے اٹھی۔"

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا بِجَاھِہٖ عِنْدَکَ اٰمِیْن۔

اللہ اکبر! اے گنہگارانِ امّت! کیا تم نے اپنے مالک و مولٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بہ کمالِ رأفت و رحمت اپنے حال پر نہ دیکھی کہ بارگاہِ الٰہی عزجلالہٗ سے تین سوال حضور کو ملے کہ جو چاہو مانگ لو عطا ہوگا، حضور نے ان میں کوئی سوال اپنی ذاتِ پاک کے لئے نہ رکھا، سب تمہارے ہی کام میں صرف فرما دئے، دو سوال دنیا میں کئے وہ بھی تمہارے ہی واسطے، تیسرا آخرت کو اٹھا رکھا، وہ تمہاری اُس عظیم حاجت کے واسطے جب اس مہربان مولٰی رؤف و رحیم آقا صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے سوا کوئی کام آنے والا، بگڑی بنانے والا نہ ہوگا (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)۔ حق فرمایا حضرتِ حق عزوجلّ نے عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝[1]

واللہ العظیم! قسم اس کی جس نے انہیں آپ مہربان کیا ہرگز ہرگز کوئی ماں اپنے عزیز پیارے اکلوتے بیٹے پر زنہار اتنی مہربان نہیں جس قدر وہ اپنے ایک امتی پر مہربان ہیں (صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم) الٰہی تو ہمارا عجز و ضعف اور ان کے حقوقِ عظیمہ کی عظمت جانتا ہے اے قادر! اے واجد! اے ماجد! ہماری طرف سے ان پر اور ان کی آل پر وہ برکت والی دُرودیں نازل فرما جو ان کے حقوق کو وافی ہوں اور ان کی رحمتوں کو مکافی۔

---

[1] القرآن ۹/۱۲۸

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارك علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ قدر رأفتہٖ ورحمتہٖ بامتہٖ وقدر رأفتك ورحمتك بہٖ آمین آمین الٰہ الحق آمین۔

سبحٰن اللہ! اُمتیوں نے ان کی رحمتوں کا یہ معاوضہ رکھا کہ کوئی افضلیت میں تشکیکیں نکالتا ہے کوئی ان کی شفاعت میں شبہہ ڈالتا ہے کوئی ان کی تعریف اپنی سی جانتا ہے کوئی ان کی تعظیم پر بگڑ کر کرّاتا ہے، افعالِ محبت کا بدعت نام، اجلال وادب پر شرک کے احکام اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

حدیث ۲۴: صحیح مسلم میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے مجھے تین سوال عطا فرمائے، میں نے دو بار تو دنیا میں عرض کر لی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ الٰہی میری امت کی مغفرت فرما، الٰہی میری امت کی مغفرت فرما، وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَۃَ لِیَوْمٍ یَّرْغَبُ اِلَیَّ فِیْہِ الْخَلْقُ حَتّٰی اِبْرَاھِیْمُ اور تیسری عرض اس دن کے لیے اٹھا رکھی جس میں تمام مخلوق الٰہی میری طرف نیاز مند ہوگی یہاں تک کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وصل وسلم وبارك علیہ والحمد للہ رب العٰلمین

حدیث ۲۵: بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شبِ اسریٰ اپنے رب سے عرض کی تو نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو یہ یہ فضائل بخشے، رب عزمجدہ نے فرمایا اَعْطَیْتُکَ خَیْرًا مِّنْ ذٰلِکَ (الیٰ قولہٖ) خَبَأْتُ شَفَاعَتَکَ وَلَمْ اَخْبَأْھَا لِنَبِیٍّ غَیْرِکَ "میں نے تجھے عطا فرمایا وہ ان سب سے بہتر ہے، میں نے تیرے لئے شفاعت چھپا رکھی اور تیرے سوا دوسرے کو نہ دی۔

۱؎ ۱۔ احمد بن حنبل، امام: مسند بیروت ۱۲۷/۵

۲۔ مسلم بن حجاج القشیری، امام: صحیح مسلم اسلام آباد ۲۷۳/۱

حدیث ۲۶ : ابی شیبہ و ترمذی بافادۂ تحسین و تصحیح اور ابنِ ماجہ و حاکم بحکمِ تصحیح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبَھُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِھِمْ غَیْرَ فَخْرٍ [1]

" قیامت کے دن میں انبیاء کا پیشوا اور اُن کا خطیب اور اُن کا شفاعت والا ہوں گا اور یہ کچھ فخر کی راہ سے نہیں فرماتا "

حدیث ۲۷ تا ۴۰ : ابنِ منیع حضرتِ زید بن ارقم وغیرہ چودہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِھَا لَمْ یَکُنْ مِنْ اَھْلِھَا [2]

" میری شفاعت روزِ قیامت حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائیگا، اس کے قابل نہ ہوگا "

منکرِ مسکین اس حدیثِ متواتر کو دیکھے اور اپنی جان پر رحم کرکے شفاعتِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پہ ایمان لائے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ اَنَّکَ ھَدَیْتَ فَاٰمَنَّا بِشَفَاعَۃِ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلْنَا مِنْ اَھْلِھَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا اَھْلَ التَّقْوٰی وَاَھْلَ الْمَغْفِرَۃِ وَاجْعَلْ اَشْرَفَ صَلَوَاتِکَ وَاَنْمٰی بَرَکَاتِکَ وَاَزْکٰی تَحِیَّاتِکَ عَلٰی ھٰذَا الْحَبِیْبِ الْمُجْتَبٰی وَالشَّفِیْعِ الْمُرْتَجٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ دَائِمًا اَبَدًا اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

---

[1] و : محمد بن یزید ابن ماجہ، امام : سننِ ابنِ ماجہ ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی ص ۳۳۰

ب : ابو عبد اللہ الحاکم، امام : مستدرک بیروت ۱/۷۱

از: تحقیق الفتوٰی (علامہ فضل حق خیرآبادی)

محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت

گوشِ دل سے سننا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اولین وآخرین کے سردار، انبیاء و مرسلین سے افضل، بارگاہِ ایزدی میں سب سے زیادہ معزز اور بعد از خدائے قدوس، تمام موجودات سے محبوب ترین ہستی ہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ مقام و مرتبہ اور عزت و فضیلت حاصل ہے کہ کسی مخلوق کو اس میں شرکت یا ہمسری حاصل نہیں ہے۔ آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ نبویہ، آثارِ صحابہ و تابعین، ائمہ مجتہدین اور تمام علماءِ دین کے اقوال اس پر دال اور اس دعوے کی صداقت پر حجتِ قطعیہ اور برہانِ یقینی کا درجہ رکھتے ہیں، کسی مدعیٔ اسلام کو اس کے خلاف مجال دم زدن نہیں ہے [1]

مقامِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

پہلی آیت ملاحظہ ہو، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

"اے حبیب! ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر"

عالمین میں تمام اگلے اور پچھلے فرشتے، انسان اور ان کے علاوہ داخل ہیں، حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل امین سے پوچھا کہ تمہیں بھی اس رحمت سے کچھ حصہ ملا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! میں اپنے انجام سے خائف رہتا تھا، اللہ تعالےٰ کے تعریف فرمانے پر:

ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ

[1] تفصیل کیلئے تجلی الیقین، از امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ ملاحظہ ہو۔

(مالکِ عرش کے حضور عزت والا، وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے)

میں مطمئن ہو گیا ہوں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وجودِ مسعود بھی تمام جہانوں کے لئے رحمت اور حضور کا وصال بھی رحمت تھا، چنانچہ فرماتے ہیں :

حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ وَ مَمَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ (الحدیث)

" میری ظاہری زندگی بھی تمہارے لئے بہتر ہے اور میری وفات بھی تمہارے لئے بہتر ہے "

دوسری حدیث میں ہے :

اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ رَحْمَۃَ بِاُمَّۃٍ قَبَضَ نَبِیَّھَا قَبْلَھَا فَجَعَلَہٗ لَھَا فَرَطًا وَّ سَلَفًا۔

" جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت کا ارادہ فرماتا ہے، ان کے نبی کو ان سے پہلے قبض فرما لیتا ہے اور اس نبی کو جنت میں جانے کے لئے امت کا پیشرو اور کارساز بنا دیتا ہے "

فَرَط اس شخص کو کہتے ہیں جو قافلے سے پہلے منزل پر جا کر کھانے، پانی اور چارپایوں کے چارے کا انتظام کرتا ہے تاکہ جب قافلہ پہنچے تو تمام ضروریات انہیں مہیا کر دے۔

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مومنوں کے لئے بھی رحمت ہیں اور کافروں کے لئے بھی، کیونکہ اس زمانے کے کافر ان عذابوں سے محفوظ ہیں جو پہلے کافروں پر نازل ہوتے رہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَ اَنْتَ فِیْھِمْ

" اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ انہیں عذاب دے جبکہ اے حبیب!

تمہان میں موجود ہو۔"

دوسری آیت :

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

"اے حبیب! ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا"

جب میرا ذکر ہوگا تمہارا ذکر بھی ہوگا، جیسے کہ کلمہ اور اذان میں ہے۔

حضرتِ قتادہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ذکر دنیا اور آخرت میں بلند فرمایا کیونکہ جو بھی خطبہ، تشہد اور نماز پڑھے گا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھے گا۔

حضرتِ ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

"میرے پاس جبرئیل امین آئے اور کہا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے حبیب! تم جانتے ہو اللہ تعالےٰ نے جہان میں تمہارا ذکر کس طرح بلند کیا؟ حضور نے فرمایا اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے، حضرتِ جبرئیل نے کہا اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ جب میرا ذکر ہوگا، تمہارا ذکر بھی ہوگا۔"

حضرتِ عطا فرماتے ہیں : اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میں نے ایمان کی تکمیل اپنے اور تمہارے ذکر سے فرمائی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے حبیب! میں نے تمہیں اپنا ذکر بنا دیا ہے کیونکہ جو تمہارا ذکر کرے گا وہ میرا ذکر کرے گا۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا

"تحقیق اللہ تعالےٰ نے تمہاری طرف ذکر بھیجا جو رسول ہے"

حضرتِ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

جو رسالت کے ساتھ تمہارا ذکر کرے گا وہ ربوبیت کے ساتھ میرا ذکر کرے گا۔

اللہ تعالےٰ کے ذکر کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ذکر کی ایک مثال یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی طاعت کے ساتھ حضور کی طاعت اور اپنے نام کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے نام کو متصل فرمایا ہے،

ارشاد ہوتا ہے :

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

اور اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ

اللہ تعالےٰ نے اپنا اور اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا نام واؤ عاطفہ (جو جمعِ اطراف کیلئے آتی ہے) سے یکجا فرمایا ہے اور یہ بات کسی دوسرے کے حق میں درست نہیں ہے۔

شرح شفا میں ہے :

"بہت سے علماء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کا نام حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ و رفعنا لک ذکرک کے مطابق ہر شے پر نقش ہے یعنی اے حبیب! فرشتہ ہو یا آسمان، عمارت ہو یا عرش و فرش، پتھر ہو یا کچی اینٹ، درخت ہو یا پھل وغیرہ، ہم نے ہر چیز پر اپنے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر نقش کر دیا ہے اگرچہ اکثر مخلوق اس کی تصویر نہیں دیکھ پاتی اس کی نظیر اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ ہر شے اللہ تعالےٰ کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتی ہے لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔"

فروغِ اہلسنت کیلئے امام اہلسنت کا دس نکاتی پروگرام

① عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔ باقاعدہ تعلیمیں ہوں

② طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں

③ مدرسوں کی بیش قرار تنخواہیں اُن کی کارروائیوں پر دی جائیں

④ طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دیکر اُس میں لگایا جائے۔

⑤ اُن میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دیکر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریراً و تقریراً و وعظاً و مناظرۃً اشاعتِ دین و مذہب کریں

⑥ حمایتِ مذہب و ردِّ بدمذہباں میں مفید کتب و رسائل مصنفوں کو نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں

⑦ تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مُفت تقسیم کئے جائیں۔

⑧ شہروں شہروں آپکے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبیٔ اعدا کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔

⑨ جو ہم میں قابلِ کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انھیں مہارت ہو لگائے جائیں۔

⑩ آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایتِ مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت و بلاقیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ "آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا" اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۱۳۳)



مدرسہ گلشنِ رضا

مقام و پوسٹ کولمبی ضلع ناندیڑ

MADARSA GULSHAN E RAZA

KOLAMBI, DIST.NANDED. (M.S.) Tel. : (02465) 259436 / 259586

RAZA OFFSET Mumbai-3 • Tel. 23456313

Scanned with OKEN Scanner